قمر الحسنین

زاویہ نگاہ

اخبار کی ایک خبر

مذہب کا نام استعمال کیا جا رہا ہے اسلام کو ملاؤں کے چنگل سے نکالنا چاہتی ہوں۔ اسلام کے نام پر ملاؤں نے اجارہ داریاں بنا رکھی ہیں۔ بے نظیر (روزنامہ پاکستان ۱۶ اگست ۱۹۹۳ء)

بے نظیر کو یہ لب ولہجہ ورثے میں ملا ہے اور یہ بے نظیر کی مجبوری ہے۔ کوئی بھی اپنی وراثت نہیں چھوڑتا. بے نظیر کیوں چھوڑیں، ان کے شرابی پاپا بھی دین والوں کیلئے یہی لب ولہجہ اپناتے تھے۔ مفتی محمود مرحوم اور شاہ احمد نورانی صاحب کے ساتھ جب بھی بھٹو صاحب کی نوک جھونک ہوئی تو شراب کے رسیا بھٹو صاحب نے یہی لہجہ اختیار کیا۔ اس پر بس نہیں جیالوں نے مفتی صاحب اور دیگر اپوزیشن لیڈروں کیساتھ وہ بد ترین سلوک کیا جس کے اظہار و بیان کیلئے قلم و قرطاس عاجز بلکہ اس کے تصور سے ہی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے

میاں طفیل محمد صاحب جیسے باحوصلہ بزرگ بھی جس کے بیان کے دوران پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئے تھے کہ ملک قاسم صاحب جو اب جیالوں میں شامل ہیں چیخ چیخ کر اسکی دہائی دیا کرتے تھے تب نفرین کہتے تھے اب آفرین۔ ذوق و شوق کی تبدیلی، صرفی تعلیل موسم، اور آب و ہوا کی تبدیلی اب ایک اسی چیز ہو کر رہ گئی ہے۔

بے نظیر یہ بتائیں کہ مولوی سے ان کو کیا تکلیف ہے؟

مولوی ملک میں ایک فیصد بھی نہیں

مولوی سیاسی اپوزیشن یا حریف بزلہ بھی نہیں

مولوی بر سر اقتدار بھی نہیں

مولوی بے نظیر کا مد مقابل بھی نہیں

مولوی جاگیردار بھی نہیں

مولوی سرمایہ دار بھی نہیں

مولوی صحافی نہیں، ادیب نہیں، شاعر نہیں ریڈیو ٹیلیویژن پر قابض نہیں

مولوی تو مسجد و مدرسہ اور خانقاہ میں پایا جاتا ہے یا وعظ و تقریر کی مجالس میں

اور ان مقدس مقامات سے بے نظیر مع جیالوں کے یوں دامن بچا کر گزرتی ہیں جیسے شیخ میکدہ سے مجالس میں پھر یہ ہے کہ مولوی کا تو اوڑھنا بچھونا قال اللہ و قال الرسول ﷺ ہے۔ اور بے نظیر کی اس سے کوئی راہ و رسم ہی نہیں۔ وہ تو

آکسفورڈ کے ہر طرح سے آزاد ماحول کی سند یافتہ ہیں اور مولوی کے ماحول سے کسی طرح لگا نہیں کھاتیں۔ یہی نہیں بلکہ بے نظیر تو سرے سے دینی ماحول سے اسی طرح نا آشنا ہیں جس طرح ڈیانا۔ یہ الگ بات کہ ڈیانا کو دین سے آشنا کرنے کیلئے یا اپنی آشنائی کیلئے ایک مولوی نما سرکاری ملازم نے اسے بھی قران کا ہدیہ و تحفہ دیدیا ایسے ہی کسی مسخرے نے بے نظیر کیساتھ دھوکہ کیا ہو یا زیادتی کی ہو تو ہمیں معلوم نہیں نہ ہی بے نظیر نے کبھی اسکا اظہار و اقرار کیا جس سے شک یقین میں بدل جائے۔ مگر ان کڑوے کسیلے بیانات سے تو شک بہر حال قائم رہیگا بلکہ مضبوط ہوتا جائیگا۔ جو بے نظیر زرداری کیلئے بہت نقصان دہ ہے اور یوں مولوی کی مخالفت بھی سمجھ میں آتی ہے!

وگرنہ اس کے علاوہ مولوی، ملا کی مخالفت کا کوئی اور سبب سامنے نہیں آتا۔ بے نظیر صاحبہ کو علماء حق کے وارثوں سے سیاسی و دینی مزاحمت کا خطرہ لاحق ہو سکتا تھا مگر ان "زبدۃ العلماء" کے مقدس ماحول میں تو ان کے لئے ماحول پہلے سے ہی روح افزا ہے۔

حمیت نام تھا جس کا،-------

ملتان میں خانہ خدا کے عقب میں انہیں شہد خالص کی بوتل تحفہ میں ملی، لاہور کے دارالھدیٰ کی چار دیواری میں اُن کیلئے دیدہ دل فرش راہ کئے گئے اور اکوڑہ خٹک کے دائرہ دین پناہ سے سالگرہ کیک کا نذرانہ وصول ہوا۔

أہم إعلان

ضیغم احرار، ابن امیرِ شریعت سیّد عطاء المؤمن بخاری مدظلہ نے جامع مسجد مُعاویہ، فاروق اعظم سٹریٹ، عثمان آباد کالونی ملتان میں مستقل خطبہ وخطاب جمعہ کا آغاز کردیا ہے۔

احباب نوٹ فرمالیں۔ (اِدارہ)